السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازوتر میں ''قنوت ،، سے متعلق استفسار کیا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا اس پر ''سجدہ سہو ،، لازم ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازوتر میں ''قنوت ،، سے متعلق استفسار کیا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا اس پر ''سجدہ سہو ،، لازم ہوگا؟

اور سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز میں کچھ خلل کا اندیشہ ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء و محدثین کے اقوال کے ساتھ خود شیخ الحدیث کی رائے بھی دریافت کی گئی تھی، اس کا مفصل جواب موصول ہوا تھا جو درج ذیل ہے:

حنفیہ کے نزدیک وتر میں سہو یعنی: بھول کر قنوت کی دعا چھوڑدینے سے ''سجدہ سہو ،، لازم ہے۔ اس لیے کہ ان کے یہاں ''قنوت فی الوتر ،، واجب ہے اور ''ترک واجب ،، جو سہو ہو سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔ وجوب کی دلیل بالفاظ '' صاحب ہدایہ یہ ہے: قولہ علیہ السلام للحسن بن علی حین علمہ دعاء القنوت: ''اجعل ہذا فی وترک ،، (ہدایہ 1 125)۔

حافظ زیلعی نصب الرایہ 2 126 تخریج احادیث ہدایہ میں لکھتے ہیں: ''وصاحب الکتاب استدل بہذا الحدیث وإطلاقہ علی وجوب القنوت فی السنة کلہا، وہو قولہ: وجعل ہذا فی وترک من غیر فصل ،،.

یعنی: صیغہ امر کے ساتھ ارشاد فرمانا وجوب قنوت کی دلیل ہے، لیکن حضرت حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کی حدیث باتب ''قنوت وتر ،، جن کتابوں میں مروی ہے، مثلا: مسند احمد، ترمذی، ابوداوَد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، المنتقی لابن الجارود، مستدرک حاکم، بیہقی، مسند بزار وغیرہ.

ان میں سے کسی کتاب میں صاحب ہدایہ کے مذکورہ الفاظ نہیں ہیں، اس لیے زیلعی لکھتے ہیں: ''ولم أجد ہذا (اللفظ) فی الحدیث ،،۔

امام شافعی اور جمہور شافعیہ صرف رمضان کے نصف ثانی میں استحباب ''قنوت فی الوتر ،، کے قائل ہیں اور اس کے ترک پر سجدہ سہو کے بھی قائل ہیں۔

امام نووی روضة الطالبین ص: 330 میں لکھتے ہیں: ''ولو ترک القنوت فی موضع نستحبہ (وہو النصف الثانی من رمضان) سجد للسہو، ولو قنت فی غیر النصف من رمضان، وقلنا لا یستحب، سجد للسہو، وحکی الرؤیانی وجہا، انہ یجوز القنوت فی جمیع السنة بلا کراہة، ولا یسجد للسہو بترک فی غیر النصف، قال: وہذا اختیار مشائع طبرستان واستحسنہ.،، (انتہی).

امام اوزاعی اور اسماعیل بن علیہ سجدہ سہو کے قائل نہیں ہیں اور حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، ہیثم، سجدہ سہو کے قائل ہیں، حضرت حسن بصری سے ایک روایت ہے: ''إذا نسی القنوت فی الوتر سجد سجدتی السہو، وفی روایة: إن قنت یعنی فی الوتر فحسن، وإن یقنت فلیس شئی.،، (کذا فی قیام اللیل مع کتاب الوتر للمروزی ص: 141).

حنابلہ پوراسال قنوت فی الوتر کی مسنونیت کے قائل ہیں، ابن قدامہ لکھتے ہیں ژ: ''إن القنوت مسنون فی الوتر فی الرکعة الواحد فی جمیع السنة، ہذا المنصوص عند أصحابنا،، الخ (المغنی 2/580)۔

امام احمد ترک قنوت پر سجدہ سہو کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ امام مروزی لکھتے ہیں: ''وعن أحمد ان کان ممن تعود القنوت فلیسجد سجدتی السہو،، (قیام اللیل ص: 141)۔

ہمارے نزدیک ''قنوت الوتر،، واجب نہیں ہے بلکہ پورا سال محض سنت ہے، لیکن دیدہ ودانستہ! یعنی: عمداً چھوڑنا نہیں چاہیے۔ اور جب واجب نہیں ہے، تو اس کو عمدا و نسیانا ترک کردینے سے سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، اور ترک سجدہ سہو سے نماز میں خلل نہیں ہوگا۔

(دستخط) عبید اللہ الرحمانی مبارکپوری (محدث بنارس اگست 1997ء_)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1